ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

ڈاکٹر گوہر نوشاہی کی ادبی خدمات

حمید اللہ
پی ایچ ڈی سکالر
قرطبہ یونیورسٹی پشاور
ڈاکٹر ستار خٹک
شعبہ لسانیات وادبیات (اردو)
قرطبہ یونیورسٹی پشاور

Hameed Ullah
Dr Sattar khatak
Email. hameedullahchowa@gmail.com

ABSTRACT

There are various aspects of Dr. Gohar Noshahi's scholarly and editing personality but Dr. Sahib's fame is due to two aspects namely research and editing. According to Dr. Tabassum Kashmiri Dr. Gohar Noshahi is a respected name in Urdu research. His research life spans many decades. Dr. Sahib was a researcher by nature, so all his research work givesa deep impression to this researcher. In his research skills, he was influenced by documentary research. According to Dr. Rashid Amjad Dr. Gohar Noshahi is a distinguished researcher and critic. He is from Lahore Research School. His language is very smooth and fluent. Due to which the spiritualbreadth of his writing captivates the reader. "His name is important and unique in Pakistani Urdu research."In this article, we have mentioned his editing and research services with thereferences. Dr. Gohar Noshahi, the author of many books.
Dr. Gohar Noshahi is an important name in the tradition of editing in Urdu. Indeed Gohar Noshahi is a great name among the Urdu writers.

Keywords: Intellectual, documentary research, editing, distinguished research.

ڈاکٹر گوہر علی نوشاہی کا شمار عہد حاضر کے ممتاز محققین، مدونین اور دانشوروں میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق لاہور کے وبستان تحقیق سے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی علمی خدمات تحقیقی و تدینی کارناموں سے کر کے لاہور کے دبستان تحقیق کی روایت کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اس میں گرانقدر اضافہ بھی۔ ڈاکٹر صاحب نے علمی زندگی کا آغاز استاد کی حثیت سے کیا اور جلد دہ مجلس ترقی ادب سے بطور مدیر تاالیفات وابستہ ہو گئے۔

اس سلسلے میں چند آراء ملاحظہ ہوں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

ڈاکٹر تبسم کاشمیری مطابق

"ڈاکٹر گوہر علی نوشاہی اردو تحقیق کا ایک معتبر نام ہے۔ آپ کی تحقیقی زندگی کئی دہائیوں پر مشتمل ہے۔ اس ادبی سفر کا آغاز بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں مجلس ترقی ادب لاہور سے ہوا تھا۔ جہاں اس دور میں اس نے تحقیق و تدوین کے شاندار کارنامے انجام دیے تھے۔ ڈاکٹر صاحب فطرتاً محقق آدمی تھے۔ اس لیے اس کے تمام تحقیقی کاموں سے اس محقق آدمی کی گہری چھاپ ملتی ہے۔ تحقیق کے ہنر میں وہ دستاویزی تحقیق سے متاثر تھے"۔

ڈاکٹر رشید امجد کے مطابق

"ڈاکٹر گوہر شاہی ایک ممتاز محقق و نقاد ہیں۔ ان کا تعلق تحقیق کے دبستان لاہور سے ہے۔ ان کی زبان بہت سلیس اور رواں دواں ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی تحریر کی معنوی وسعت قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کی تحقیقی موضوعات میں پھیلاؤ اور نفرادیت ہے۔ پاکستانی اردو تحقیق میں ان کا نام اہمیت اور انفرادیت کا حامل ہے"۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

"عہد حاضر میں تحقیق اپنی تحقیقی معنوں میں جن افراد کے ساتھ مخصوص اور بامعنی نظر آتی ہے۔ ان کی تعداد محض انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر نوشاہی ان معدودچند محققین میں سے ہے جو تحقیق کا ذوق اور مزاج رکھتے ہیں۔ اور اس کے حسن وسلیقے اور شائستہ وپختہ اسلوب کے ساتھ تحقیق کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔" (۱)

اس ضمن میں ڈاکٹر محمد افضل صفی لکھتے ہیں:

ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے شعری ونثری متون کی تدوین میں تحقیق و تدوین کے جملہ اصولوں کی پاسداری کی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نسخوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دستیاب نسخوں میں سے قدیم ترین نسخوں پر اپنی تحقیقی کی بنیاد رکھی ہے۔ خط، املاء اور عبادت شناسی کی خوبی ان کے مزاج کا حصہ تھی۔ تدوین نہ صرف مشکل بلکہ اعصاب شکن کام ہے۔ اس کے لیے عمدہ منصوبہ بندی، یکسوئی، مخطوطہ شناسی اور ارتکازِ فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ جملہ خوبیاں ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے مزاج کا حصہ تھیں۔ (۲)

ڈاکٹر گوہر نوشاہی علمی وادبی شخصیت کے متنوع جہات ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب نے اپنی فطری میلان کو مد نظر رکھتے ہوئے تحقیق و تدوین کا شعبہ منتخب کیا اور جلد ہی اس میں اپنی قابلیت کی بنیاد پر شہرت پائی۔

ڈاکٹر نوشاہی کی علمی و ادبی خدمات کی فہرت نہایت طویل ہے۔ ان کے علمی و ادبی سفر کا آغاز بیک وقت نقاد، مدون اور محقق کی حیثیت سے ہوا۔ ساٹھ کی دھائی میں شروع ہونے والی لسانی تشکیلات کی تحریک میں وہ ایک سرگرم رکن کے طور پر سامنے آئے۔

ڈاکٹر گوہر نوشاہی اردو تحقیق و تدوین میں ایک مجتھد کے حیثیت سے ابھرے اور وقت گزرنے کے ساتھ اپنی انفرادیت کو واضح تر کرتے چلے گئے۔ اردو ادب میں جس تسلسل کا آغاز حافظ محمود شیرانی، ڈاکٹر مولوی محمد شفیع، ڈاکٹر سید عبداللہ اور ڈاکٹر وحید قریشی نے اختیار کیے وہی تسلسل ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے آگے بڑھایا اور تاریخِ ادب کے حقیقی دھارے کا تعین کرنے کی بھرپور سعی کی۔

تحقیق و تدوین میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی کا منفرد حوالہ ان کا تحقیقی و تنقیدی شعور ہے۔ تحقیق جیسے خشک مضمون کو انہوں نے تخلیق کی چاشنی سے ہم آہنگ کیا۔ ان کے تمام تر علمی کام میں ہی یہ تحقیقی استعداد واضح طور پر اپنا اظہار پاتی ہے۔

یہاں چند اہم مطبوعات کا تعارفیہ پیش کیا جارہا ہے۔

مطالعہ غالب گوہر نوشاہی کے مختلف تحقیقی و تنقیدی مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۱ء میں مکتبہ عالیہ لاہور نے شائع کی۔ اس کتاب کا انتساب ڈاکٹر وحید قریشی کے نام ہے۔ اس کتاب میں کل چھ مضامین شامل ہیں۔ اس مضمون کا سن تحریر ۱۹۶۹ء ہے۔ اس مضمون میں محقق نے غالب کی حیات کے مختلف اہم واقعات سالوں کی ترتیب سے درج کر دیے ہیں اور ہر ایک واقعہ کا ایک دوسطور میں بیان ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر گوہر نوشاہی لکھتے ہیں:

مطالعہ غالب کا شوق مجھے اردو کے نامور نقاد اور محقق سید عابد علی عابد مرحوم ومغفور کے حلقہ ارادت اور استاد گرامی جناب ڈاکٹر سجاد باقر رضوی کے فیض محبت سے حاصل ہوا اور کلام غالب کے عمیق مطالعے کا علمی درس پروفیسر حمید احمد خان مرحوم نے دیا۔ ان بزرگوں کے خوانِ کرم کی خوشبو ان مقالات کا طرہ امتیاز ہے۔ (۳)

لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات کی یہ کتاب مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور نے شائع کی۔ ۱۹۹۳ء میں چھپنے والی اس کتاب کا انتساب مشفق خواجہ کے نام ہے۔ اس کا پیش

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

لفظ ڈاکٹر یوسف عباسی نے لکھا۔ اسی پیش لفظ میں انہوں نے اس کتاب کے ادبی جواز کو اجاگر کر دیا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

اولین تاثر یہ ملتا ہے کہ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے چشتی خاندان کے ممتاز افراد کا تذکرہ رقم کیا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست سہی لیکن زیر نظر کتاب کا احاطہ وسیع تر ہے۔ اور اس کا مرکزی نکتہ چشتی خاندان کی اردو خدمات ہیں۔ مگر اس کتاب کا پس منظر بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ پیش منظر۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سفیر اختر لکھتے ہیں:

جناب گوہر نوشاہی کو خانوادے کے موجودہ علمی سرمایہ تک رسائی حاصل رہی تمام اہم تاریخ و تمدنی ماخذوں پر اُن کی نظر ہے اور اُن کے ذاتی ذوق، تجزیہ و تحقیق نے معلومات کو ایک عمدہ تحقیقی مقالے کی شکل میں ڈال دیا ہے۔ بلاشبہ لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات کا بنیادی حوالہ تاریخ ادب اردو کا حصہ ہے، تاہم تاریخ و تذکرہ اور تہذیب و تمدن کی پیش رفت سے بھی اس کتاب کی بھرپور اہمیت ہے۔ (۴)

ڈاکٹر جمیل جالبی اردو کے جید ادیب و محقق ہیں۔ ان کے ادبی کارنامے ہمہ جہت ہیں۔ ایک طرف انہوں نے قدیم اردو کے اولیں نقوش کی بازیافت کرتے ہوئے نظامی کی مثنوی کو مرتب کیا۔ نصرتی اور شوقی کی غزلیات کو دنیائے ادب سے روشناس کروایا ہے۔ تو دوسری جانب انہوں نے عالمی ادب کے تنقیدی شہ پاروں کو ترجمہ کرتے ہوئے "ایلیٹ کے مضامین اور ارسطو سے ایلیٹ تک" اردو میں منتقل کیا۔ زیر نظر کتاب پر ڈاکٹر حبیب نثار اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اپنی تالیف ڈاکٹر جمیل جالبی: ایک مطالعہ میں جمیل جالبی کے ہر ادبی پہلو کو سمویا ہے اور اس طرح ایک ہی تصنیف میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی تمام جہتوں کا بہ یک نظر تعارف ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف یقیناً قابل ذکر ہے۔ (۵)

اردو ادب حوالے سے پنجاب کا حوالہ نہایت اہم رہا ہے۔ اردو زبان کی ابتداء کے متعلق نظریات میں سب سے مقبول پنجاب میں اردو رہا۔ زبان کو وجود میں آنے کے اسباب میں مختلف فاتحین کی آمد کو بنیادی محرک قرار دیا گیا اور مختلف تہذیبوں اور لسانیات کے اختلاط سے نئی ضرورت کے تحت نئی زبان فطری طور پر وجود میں آئی۔ اگر اس نظریے کے تحت دیکھا جائے تو اس میں پنجاب اور بالخصوص لاہور کی بنیادی حیثیت مسلمہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عہد بہ عہد سیاسی معرکے اور تحریکیں بھی لاہور میں مرکزی حیثیت میں رہیں۔ ڈاکٹر خلیق انجم سیکریٹری انجمن ترقی اردو ہند (دہلی) لکھتے ہیں:

زیر نظر کتاب "لاہور میں اردو شاعری کی روایت" اردو ادب کی تاریخ کی نقطہ نظر سے بہت اہم اور قابل قدر کام ہے.... انیسویں صدی کے نصف آخر سے آج تک لاہور ایک اہم ادبی مرکز رہا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ڈاکٹر نوشاہی نے بہت سلیقے، محققانہ اور منصفانہ انداز میں اس تہذیبی اور ادبی مرکز کے تمام پہلوؤں کا اس طرح جائزہ لیا ہے کہ کتاب تاریخِ ادب اردو کا ایک اہم حصہ بن گئی ہے۔ (۶)

فرہنگ مشترک ای سی او ممالک میں بولے جانے والے مشترک الفاظ کی لغت ہے۔ جسے مقتدرہ قومی زبان نے شائع کیا ہے۔ پروفیسر نظیر صدیقی لکھتے ہیں:

معروف محقق ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے تنظیم برائے اقتصادی تعاون کے تحت متحد ہونے والے دس ممالک میں بولے جانے والے مشتمل لغت مرتب کی ہے.... اس کتاب کی تیاری بیشک محنت اور استقامت کا ایک کارنمایاں ہے۔ (۷)

نتائج المعانی آغا محمد بیگ راحت دہلوی کی تصنیف ہے۔ راحت ایک طرف تو شاعری میں خاصی دسترس رکھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک صاحب طرز انشاء پرداز بھی تھے۔ ان کی یہ مہارت ان کی اس کتاب مین خوب کھلتی ہے۔ انہوں نے حکایت کا اسلوب اپناتے ہوئے اپنی زندگی کے بیشتر واقعات کو قلم بند کیا۔ ان کا مشاہدہ اور بیان اس لیے بھی اہم ہے کہ وہ نواب جہانگیر محمد خان دولہ والی بھوپال، کرنل سکنر اور اکبر شاہ ثانی کے درباروں سے بھی وابستہ رہے۔ یوں ان کے اس حیات نامے میں ہمیں اس عہد کی مجموعی صورت حال اور اہم واقعات کو پتا چلتا ہے۔

اس ضمن میں محمد سلیم الرحمان لکھتے ہیں:

حکایتوں کی دل چسپی سے قطع نظر اس کتاب کی افادیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ گویا ایک کھڑکی ہے جو انیسویں صدی کے نصف اول کی طرف کھلتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کھڑکی بہت چھوٹی ہے اور اس کا محل بھی موزوں نہیں، لیکن اس میں اس دور کے حالات کی تھوڑی بہت جھلک ضروری نظر آ جاتی ہے۔ (۸)

ہشت عدل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے آٹھ مثنویوں کا مجموعہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک قصیدہ اور واسوخت بھی اس نسخے کا حصہ ہیں۔ اسے بھی مجلس ترقی ادب لاہور نے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

چھاپا۔ اس کے منصف بھی محمود بیگ راحت تھے۔ مصنف کی علمی قامت اور پس منظر نتائج المعانی کے تناظر میں بیان ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب مصنف کی انشا پردازی کا بہترین نمونہ ہے۔ڈاکٹر گوہر نوشاہی کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

راحت کے ہاں استعاروں کی کثرت نہیں، بالکل سیدھا سادا اور بلاواسطہ اظہار ہے۔ مضامین سلسلہ بہ سلسلہ آپس میں مربوط ہیں اور خط مستقیم میں برابر آگے بڑھ رہے ہیں.... راحت کے ہاں دلی والا ہونے کا احساس اس کی تمام تحریروں میں موجود ہیں، نتاج المعانی میں بھی، ہشت عدل میں بھی۔ دہلوی تہذیب کے خوشگوار اور زندگی سے لبریز نقوش راحت کے ہاں نظر آتے ہیں۔ (۹)

مثنوی رمز العشق سید غلام قادر شاہ نے تصنیف کی۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اس کی تدوین ۱۹۷۲ میں کی۔ ان کے مدون نسخے کے مقدمے میں سید غلام قادر شاہ کا سوانحی خاکہ پیش کیا۔ جس میں ان کے خاندانی پس منظر اور علمی وادبی جہت کو اُجاگر کرتے ہوئے ان کی علمی حیثیت کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

سید غلام قادر شاہ حضرت ابو لفرح کے اکلوتے فرزند اور جانشین تھے لقب اہل اللہ اور تخلص غلام قادر تھا۔ والد کی وفات کے بعد مسند آرائے اور درگاہ کو رشد وہدایت کا مرکز بنایا۔ دینی تعلیم کے لیے ایک مدرسے کی بنیاد رکھی جو تقسیم ملک یعنی ۱۹۴۷ء تک درس وتدریس کا مرکز رہا۔ (۱۰)

بیتال پچیسی ایک سسنکرت الاصل کہانیوں کا مجموعہ ہے جسے مظہر علی خاں ولانے فورٹ ولیم کالج کے ڈاکٹر گلکرسٹ کے ایماپر برج بھاشا میں منتقل کیا تھا اور اس کی اشاعت ڈاکٹر گلکرسٹ کے فورٹ ولیم کالج سے جانے کے بعد ان کے جانشین جیمز مویت (James Mouat) کی زیر نگرانی ۱۸۰۵ میں عمل میں آئی۔ سنسکرت میں یہ کہانیاں برھت کتھا منجری اور کتھا منجری اور کتھا سرت ساگر کے نام سے موجود ہیں۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے اس کتاب کی تدوین کی جو ۱۹۶۵ میں مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوئی۔ بیتال پچیسی میں پچیس کہانیاں ہیں جو ایک بیتال (بھوت) راجا بکرماجیت کو سناتا ہے۔ بیتال کی لاش ایک پیڑ پر لٹکی ہے اور بکرماجیت اس لاش کو اُتار کر ایک جوگی کے پاس لے جانا چاہتا ہے۔ بیتال اس سے یہ شرط رکھتا ہے کہ اگر رستے میں بکرماجیت ایک لفظ بھی بولا تو وہ خود کو چھڑا کر دوبارہ پیڑ پر چلا جائے گا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی لکھتے ہیں:

یہ اُن راجاؤں کی کہانیاں ہیں رشیوں کے بچار سنتے برہمنوں کی عزت کرتے اُن کے سراب سے ڈرتے اور روح کی جسم پر فتح کو مسلم سمجھتے ہیں.... یہ ان رشیوں کے قصے ہیں جو خیر اور شر کی تعلیم کے لیے اپنا ایک خاص نقطہ نظر رکھتے ہیں، جن کی جڑیں ہندو دیومالا کے عقائد میں پیوست ہیں... یہ کہانیاں پند ونصائح، اخلاقی اور حکیمانہ نکات سے لبریز ہیں۔ (۱۱)

مولوی نور احمد چشتی ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام احمد بخش یکدل تھا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم وتدریس والد سے حاصل کی اور پھر رجگان کے بیٹوں کو پڑھانے لگے۔ اس کے بعد وہ ایک انگریزی مدرسے کے معلم ہوئے اور انگریز افسران کو اردو پڑھانے لگے۔ یہاں انہوں نے اپنے شاگردوں کو نہ صرف زبان بلکہ ہندوستان کے تہذیبی رسم و رواج سے بھی آشنا کیا۔

اُن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ انہوں نے بیشتر کتابیں اپنے شاگردوں ہی کی فرمائش پر تصنیف کیں۔ مولوی نور احمد کی کتاب یادگار چشتی انیسویں صدی کے لاہور کی تہذیبی زندگی کا ایک نایاب دستاویز ہے۔ مصنف کی زندگی کا بیشتر حصہ لاہور میں بسر ہوا اور اس شہر کے گرد ونواح کی تہذیب م معاشرت کا گہرائی سے مشاہدہ کیا اور اسے بخوبی اپنی اس کتاب میں پیش کیا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

یادگار چشتی بھی مجلس ترقی ادب لاہور سے شائع ہوئی۔ سید امتیاز علی تاج نے اس کی ترتیب کا کام پہلے جناب حمید اے شیخ مرحوم کے حوالے کیا۔ اس کتاب کا ناقص مسودہ کافی عرصہ تک شیخ صاحب کے ساتھ پڑا رہا۔ چند مسائل کی وجہ سے شیخ صاحب اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ پھر امتیاز علی تاج نے یہ کام ڈاکٹر گوہر نوشاہی کے سپرد کیا۔ (۱۲)

کتابیات

۱۔ شفیق انجم ڈاکٹر، ڈاکٹر گوہر نوشاہی۔ ایک مطالعہ فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی ۲۰۰۹ء
۲۔ محمد افضل صفی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی بحیثیت محقق الفتح پبلیکیشنز راولپنڈی ۲۰۱۰ء

۳۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، مطالعہ غالب لاہور مکتبہ عالیہ، ۱۹۹۱ء
۴۔ سفیر اختر ڈاکٹر، لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات (تبصرہ) سہ ماہی نقطہ نظر، اسلام آباد، اپریل ۱۹۸۷ء
۵۔ حبیب نثار ڈاکٹر، ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالعہ، تحقیقی و تنقیدی جائزہ (تبصرہ) مشمولہ دکن کی مخصوص شعری اصناف اور دوسرے مضامین اردو ریسرچ سنٹر حیدر آباد (بھارت) جنوری ۱۹۹۵ء
۶۔ خلیق انجم ڈاکٹر، (تجزیہ) لاہور میں اردو شاعری کی روایت، مشمولہ مجلہ الادب
۷۔ پروفیسر نظیر صدیقی (تعارف) فرہنگ مشترک، ماہنامہ اخبار اردو مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ستمبر ۱۹۹۷ء
۸۔ محمد سلیم الرحمٰن (فلیف) نتائج المعانی
۹۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، مثنوی ہشت عدل مع واسوخت لاہور، مجلس ترقی ادب، فروری ۱۹۸۱ء
۱۰۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، مثنوی رمز العشق
۱۱۔ گوہر نوشاہی ڈاکٹر، بیتال پچیسی (مضمون)، مشمولہ تحقیقی زاویے
۱۲۔ محمد افضل صفی، ڈاکٹر گوہر نوشاہی بحیثیت محقق الفتح پبلیکیشنز راولپنڈی

Bibliography

1. Shafiq Anjum Dr., Dr. Gauhar Nawshahi Aik Mutalia Faiz Ul Islam Printing Press Rawalwpidi 2009
2. Muhammad Afzal Safi, Dr. Gauhar Nawshahi Bahisiyati Muhaqiq Alfatha Publications Rawalpindi 2010
3. Gauhar Nawshahi Dr., Mutalia Ghalib Lahore Maktabai Alia, 1991
4. Safeer Akhtar Dr., Lahore ki Chishti Khanadan Ki Urdu Khidmat (Tabsira) Sah Mahi Nuqtai Nazar Islamabad April 1987
5. Habib Nisar Dr., Dr Jamil Jalabi Aik Mutalia, Tehqiqi Wa Tanqidi Jaiza (Tabsira) Mashmoola Dakan Ki Makhsoos Sheri Asnaf Aur Dosri Mazamin-i-Urdu Research Centre Hyder Abad (Baharat) Jannuary 1995
6. Khaliq Anjum Dr. (Tajzia) Lahore Mi Urdu Shairi Ki Riwayat, Mashmoola Majallul Adab
7. Prof. Nazir Siddiqi (Taaruf) Farhangi Mushtarik Mahnama, Akhbar Urdu Muqtadara Qaumi Zuban Islamabad September 1997
8. Muhammad Salim Ur Rahman (Flaif) Nataj Ul Maani
9. Gauhar Nawshahi Dr., Masnavi Hasht Adal Maa Wa Sukhat Lahore, Majlasi Taraqqi Adab February 1981
10. Gauhar Nawshahi Dr., Masnavi Ramz Ul Ishq
11. Gauhar Nawshahi Dr., Bital Pachasi (Mazmoon, Mashmoola Tehqiqi Zavia)
12. Muhammad Afzal Safi, Dr. Gauhar Nawshahi Bahisiyati Muhaqiq Alfatha Publications Rawalpindi